REVIEW OF RESEARCH
ISSN: 2249-894X
IMPACT FACTOR : 5.7631(UIF)
UGC APPROVED JOURNAL NO. 48514
VOLUME - 8 | ISSUE - 8 | MAY - 2019

ڈاکٹر علامہ اقبال کی شاعری میں عورت کی ترجمانی

سُمیہ باغبان
(ریسرچ اسکالر اُردو، پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ریسرچ سینٹر سوشل کالج شولاپور)

ڈاکٹر علامہ اقبال ایک فلسفی شاعر ہیں انھوں نے یوروپ جا کر باضابطہ "ڈکتور فلسفہ" کی ڈگری حاصل کی۔ انگریزی زبان میں آپ کی کتاب 'ایران میں علم مابعد الطبیعہ کی ترقی' کافی مشہور ہو چکی ہے۔ آپ کی شاعری پر بھی فلسفہ کا گہرا اثر ہے۔ آپ کے افکار و تخیلات پر قدیم 'وسطی اور جدید تینوں دور کے فلسفے نے اثر کیا۔ علامہ اقبال نے اپنی شاعری میں تصور عشق 'تصور فقر' تصور خودی 'تصور تعلیم' اور تصور عورت وغیرہ موضوعات پر فلسفیانہ انداز میں بے شمار نکتہ بیان کیے ہیں۔

عورت کے بارے علامہ اقبال کا نظریہ بالکل اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے۔ وہ عورت کے لیے وہی نظریہ زندگی پسند کرتے ہیں جو اسلام کے ابتدائی دور میں تھا۔ جو شرعی پردے کا اہتمام اور شرم و حیا اور عصمت کے پورے احساس کے ساتھ زندگی کی تمام سرگرمیوں میں پوری طرح حصہ لیتی ہیں۔ اس لیے طرابلس کی جنگ میں ایک لڑکی فاطمہ بنت عبداللہ غازیوں کو پانی پلاتے ہوئے شہید ہو گئی تو اس واقعہ سے وہ اتنے متاثر ہوئے کہ انھوں نے لڑکی کے نام کو ہی عنوان بنا کر اپنی مشہور نظم لکھی۔

فاطمہ! تو آبروئے ملّت مرحوم ہے
ذرہ ذرہ تیری مشتِ خاک کا معصوم ہے

یہ جہاد اللہ کے رستے میں بے تیغ و سپر!
ہے جسارت آفریں شوقِ شہادت قدر!

یہ کلی بھی اس گلستانِ خزاں منظر میں تھی
ایسی چنگاری بھی یارب اپنی خاکستر میں تھی

[کلیات اقبال۔ حصہ سوم 'نظم۔ فاطمہ بنت عبداللہ۔ ص ۲۱۷]

علامہ اقبال تصور عورت کے متعلق خیال کرتے ہیں کہ عورت ایک ایسی محیط بے کنار ہے جسکی گہرائیوں میں قیمتی موتی پائے جاتے ہیں اور وہ زیبائش و آرائش کا سبب بنتے ہیں۔ عورت زندگی بھر محبت و مروت 'خلوص و وفا اور اطاعت و فرمانبرداری کی موتیوں سے معاشرے کو سنوارتی ہے۔ کبھی ماں بن کر کبھی بیٹی کے روپ میں کبھی بہن کی شکل میں کبھی دلہن کی صورت میں ' ان سب سے ہٹ کر وہ باوفا دوست ہو کر اپنی دل آرائی و دلربائی 'ہمدردی اور دلنوازی سے راحت و آرام کا سامان کرتی ہے۔

علامہ اقبال نے 'عورت' اس عنوان پر ایک خوبصورت نظم لکھی جس کے چند اشعار ذیل میں درج ہیں۔

جوہر مرد عیاں ہوتا ہے بے منتِ غیر
غیر کے ہاتھ میں ہے جوہر عورت کی نمود

راز ہے اس کے تپ غم کا یہی نکتۂ شوق
آتشیں لذت تخلیق سے ہے اس کا وجود

کھلتے جاتے ہیں اسی آگ سے اسرار حیات
گرمی اسی آگ سے ہے معرکۂ بود ونبود

میں بھی مظلومی نسواں سے ہوں غم ناک بہت
نہیں ممکن مگر اس عقدۂ مشکل کی کشود!

[ضرب کلیم - نظم - عورت - ص۶۲۹-۶۳۰]

علامہ اقبال عورت کا کائناتی مقام کے بارے میں خیال کرتے ہیں کہ عورت دست قدرت کی کاریگری کا شہکار نمونہ ہے۔ رب قدیر کی کمال کا گوہر ہے۔ دراصل عورت رب العالمین کی طرف سے ایک بیش وبہا تحفہ ہے، ارشاد باری تعالی ہے۔

"اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے تمہاری بیویاں بنائی
تا کہ تم ان کے پاس سکون پاؤ اور تمہارے درمیا محبت ورحمت پیدا کی۔ بے شک اسمیں نشانیاں ہیں۔
غور وفکر کرنے والوں کے لیے۔"

(سورۂ روم۔ آیت نمبر۔۲۱)

اس دنیا میں جو رنگینی اور دلکشی نظر آتی ہے، وہ عورت کی برکت ہے۔ اس کے ساز سے زندگی میں گرمی پیدا ہوئی، عورت نہ ہوتی اس دنیا کی رونق اور چہل پہل نہ ہوتی انہی تمام باتوں کی طرف شاعر مشرق یوں بیان کرتے ہیں۔

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے زندگی کا سوز دروں

[ضرب کلیم - نظم - عورت - ص۶۲۹-۶۳۰]

عورت کی مشت خاک برتری میں ثریا سے بھی بلند تر ہے۔ یہاں جو شرف اور برتری نظر آتی ہے وہ دراصل عورت ہی کی تمام عظمتوں، شرافتوں اور سربلندیوں کا سرچشمہ ہے۔

شرف سے بڑھ کر ثریا سے مشت خاک اسکی
کہ ہر شرف ہے اسی درج کا در مکنوں

[ضرب کلیم - نظم - عورت - ص۶۲۹-۶۳۰]

مغرب میں عورت کا جو مقام ہے علامہ اقبال اسکی ترجمانی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مغرب نے جسطرح عورت اس کے گھر سے باہر کر کے اس کو اپنے بچوں سے دور کر دیا اور اسے کارخانوں اور دفتروں میں لا بٹھایا۔ علامہ اقبال خردمندان مغرب کو یوں لتاڑتے ہوئے فرماتے ہیں۔

کوئی پوچھے حکیم یورپ سے
ہند و یوناں ہیں جس کے حلقہ بگوش

کیا یہی ہے معاشرت کا کمال

مرد بیکار و زن تہی آغوش!

کیا یہی ہے معاشرت کا کمال

مرد بیکار و زن تہی آغوش!

[ضربِ کلیم - نظم - ایک سوال - ص،۴۷-۴۸]

یہ حوریانِ فرنگی دل و نظر کا حجاب

بہشتِ مغربیاں جلوہ ہائے پا بہ رکاب

[بالِ جبریل حصہ دوم - غزل نمبر ۱۳ - پہلا شعر]

مذہب اسلام نے جہاں عورت کو یہ مقام و مرتبہ عطا کیا تو وہیں یہ ضروری ٹھہرایا کہ اسکی تعلیم و تربیت کا مکمل انتظام بھی ہو سب سے پہلے دینی تعلیم سے آراستہ کیا جائے کیوں کی اسکی گود میں ہی نسل پرورش پاتی ہے۔ علامہ اقبال نے عورت کی تعلیم و تربیت کے متعلق یوں اشارہ کرتے ہیں کہ

جس علم کی تاثیر سے ہوتی ہے نازن!

کہتے ہیں اسی موت کو ارباب نظر موت

بیگانہ رہے دیں سے اگر مدرسۂ زن!

ہے عشق و محبت کے لیے علم و ہنر موت

[ضربِ کلیم - نظم - ص - ۶۳]

آج کی اس مخلوط سوسائٹی اور مخلوط تعلیم کو نفرت اور بیزاری کی نظر سے علامہ اقبال نے دیکھا ہے۔ اور کہا

تہذیبِ فرنگی ہے اگر مرگِ امومت

ہے حضرتِ انساں کے لیے اسکا ثمر موت

[کلیاتِ اقبال - ضرب کلیم - عنوان - عورت اور تعلیم - ص - ۳۱]

مذہب اسلام میں عورتوں کی حفاظت کی ذمہ داری مردوں کو سونپی گئی ہے۔ عورت کا اصل مقام اسکا گھر ہے۔ اور مرد کو عورت کا کفیل قرار دیا گیا۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُونَ عَلَی النِّسَآءِ (مرد عورت پر حاکم ہے)

[سورۂ نسا آیت - ۳۱]

اور عورتوں کے متعلق یوں کہا گیا ہے۔

وَقَرْنَ فِی بُیُوتِکُنَّ ۔ تم اپنے گھروں کو لازم پکڑو۔

[سورۂ احزاب - آیت - ۳۳]

عورت کو چراغِ خانہ بن کر رہنا چاہیے نہ کہ شمعِ محفل، ورنہ مرد کی مردانگی پر حرف آئے گا۔ عورتوں کو آزادی یا بے راہ روی جدت پسند مردوں کی حمایت اور نا عاقبت اندیشی ہے۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

ہزار بار حکیموں نے اسکو سلجھایا
مگر یہ مسئلہ رہا وہیں کا وہیں

قصور زن کا نہیں ہے کچھ اس خرابی میں
گواہ اسکی شرافت پہ ہیں مہ و پروین

فساد کا ہے فرنگی معاشرت میں ظہور
کہ مرد سادہ ہے بے چارہ زن شناس نہیں

[کلیات اقبال - ضرب کلیم - عنوان - مرد فرنگ - ۴۷ے]

عورت کی حفاظت اور قدر دانی کرنے کی طرف علامہ اقبال یو توجہ مبذول کی ہے۔

ایک زندہ حقیقت میرے سینے میں ہے مستور
کیا سمجھے گا وہ جسکی رگوں میں ہے لہو سرد

نہ پردہ، نہ تعلیم نئی ہو کہ پرانی
نسوانیت زن کا نگہبان ہے فقط مرد

جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا
اس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد

[کلیات اقبال - ضرب کلیم - عنوان - عورت کی حفاظت - ص - ۳۱ے]

عورت کی صحیح تعلیم و تربیت اور اسکی پوری حفاظت کی صورت میں معاشرے کے اندر بھی امن و امان اور اسکی گود میں پلنے والی اولاد میدان کارزار کی شہوار اور صالح تاریخ سازی کی بنیاد ہے۔ عورت کی مظلومیت کی اگر بات کریں تو کہنا نہ مناسب ہوگا۔ آج کے دور کا یہ المیہ کہ آزادی نسواں کے نام پر عورتوں کو اس کے اصل مقام سے ایسا گرا دیا گیا ہے، کہ جسکی کوئی انتہا نہیں، عورتوں کو خواہش نفس کا کھلونا سمجھا جانے لگا ہے۔ خصوصاً تہذیب کے متوالوں نے اس کے ساتھ اتنا گھناؤنا سلوک کیا جسکو ذکر کرنے سے زبان و قلم قاصر ہیں۔

علامہ اقبال عورت کے لیے تعلیم کو ضروری سمجھتے ہیں لیکن ان کا خیال ہے اس تعلیم کا نصاب ایسا ہونا چاہیے جو عورت کو اس کے فرائض اور اسکی صلاحیتوں سے آگاہ کرے اور اسکی بنیاد دین کے اصولوں پر ہونی چاہیے۔ صرف دنیاوی تعلیم اور اس قسم کی تعلیم جو عورت کو نام نہاد آزادی کی جانب راغب کرتی ہو۔ بھیانک نتائج کی حامل ہوگی۔ علامہ اقبال کے خیال میں اگر علم و ہنر کے میدان میں کوئی بڑا کارنامہ انجام دے سکے تو اسکا مرتبہ کم نہیں ہو جاتا اسکے لیے یہ شرف ہی بہت بڑا ہے کہ زندگی کے ہر میدان میں کارہائے نمایاں انجام دینے والے مشاہیر اسکی گود میں پروان چڑھتے ہیں۔ اور دنیا کا کوئی انسان نہیں جو اس کا ممنون احسان نہ ہوں۔

عورت کے بارے میں علامہ اقبال کے خیالات کے ہر پہلو جائزہ لینے کے بعد یہ الزام قطعاً بے بنیاد ثابت ہوجاتا ہے کی انھوں نے عورت کے متعلق تنگ نظری اور تعصب سے کام لیا ہے۔ دراصل ان کے افکار کی بنیاد اسلامی تعلیمات پر ہے۔ اور عورت کے متعلق بھی وہ انھی حدود و قیود کے حامی ہیں۔ جو اسلام نے مقرر کی ہیں۔ یہ حدود و قیود عورت کو نہ تو استعدر پابند بناتی ہے جو پردے کے مروجہ تصور نے سمجھ لیا۔ اور نہ استعدر آزادی دیتی ہیں جو مغرب نے عورت کو دے دی ہے۔ اسلام عورت کے لیے ایسے ماحول اور مقام کا حامی ہے جسمیں وہ اپنی تمام صلاحتیں بہتر طور پر استعمال کرسکے اور یہی بات اقبال نے کہی ہے۔ یہ فطرت کے بھی عین مطابق ہے۔ اسکی خلاف ورزی معاشرت میں لازماً بگاڑ اور انتشار کا باعث بنتی ہے۔

الغرض مفکرِ اسلام علامہ اقبال نے امتِ مسلمہ کے لیے قابلِ تقلید نمونہ نبی کریم ﷺ اور ان صحابہ کرام کے اسوہ حسنہ کو قرار دیا ہے چنانچہ اسی نسبت سے وہ خواتین کو تلقین کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ کی پیروی اختیار کریں اور اپنی آغوش میں ایسے بچوں کی پرورش کریں جو بڑے ہو کر شیر صفت ثابت ہوں۔

علامہ اقبال نے رموزِ بے خودی میں فرمایا ہے،

مزرعِ تسلیم را حاصل بتول

مادراں را اسوۂ کامل بتول

علامہ اقبال نے حضرت فاطمہؓ کے کردار کو عورتوں کے لیے مثال اور نصب العین قرار دیا ہے۔ حضرت فاطمہؓ نے جو زندگی بسر کی ہے وہ دنیا کے تمام عورتوں کے لیے نمونہ ہے۔ علامہ اقبال کے نظر میں عورت کا ایک مخصوص دائرہ کار ہے۔ اور اس دائرہ سے باہر نکل کر اگر وہ دنیاوی ملازمت کے کاموں میں مصروف ہوگی تو اپنے فرائض کو ادا نہیں کر سکے گی اور اسی طرح دنیاوی معاشرہ درہم برہم ہو کر رہ جائے گا۔ البتہ اپنے دائرہ کار میں عورت کو شرعی پردے کے اہتمام کے ساتھ اس طریقہ سے زندگی گزارنی چاہئے کہ معاشرے پر اس کے نیک اثرات مرتب ہوں اور اس کے پرتو سے حریم کائنات اسطرح روشن ہوں جسطرح ذات باری تعالیٰ کے تجلی حجاب کے باوجود کائنات پر پڑ رہی ہے۔

☆☆☆

کتابیات :-

۱) کلیات اقبال - علامہ اقبال - مرتب - سید اسد حسین - ادارہ کتاب اشفاء - دہلی
۲) بانگِ درا - علامہ اقبال - ایم آر پبلیکیشنز نئی دہلی
۳) ضربِ کلیم - علامہ اقبال - ایم آر پبلیکیشنز نئی دہلی
۴) بال جبریل - علامہ اقبال - ایم آر پبلیکیشنز نئی دہلی
۵) دارالسلام - عورت - نمبر - نئی دہلی
۶) اقبال بہ حیثیت شاعر - رفیع الدین ہاشمی
۷) فکر اقبال - عبدالحکیم۔
۸) دانشور اقبال - آل احمد سرور۔

Bagban Sumayya Nazir Ahmed
Research Scholar Urdu Ph.D. Research Center SSA College, Solapur.